سوال

(44)کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ میں کہ عشر ہر ایک جنس میں ہے یا خاص گندم میں ہی ہے۔

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ میں کہ عشر ہر ایک جنس میں ہے یا خاص گندم میں ہی ہے؟ مثلاً چنے، باجرہ، جوار، مکئی، کنگنی، چینا، موٹھ، مہہ، توریا، کپاس، کماد یہ ہر ایک جنس اپنے نصاب کو پہنچ جائے تو عشر ہے یا نہیں، جواب دے کر ثواب لیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

((عن ابی موسی الاشعری ومعاذان النبی ﷺ لهما لاتاخذا الصدقة الامن هذه الاصناف الاربعة الشعیر والحنطة والزبیب والتمر رواه الطبرانی والحاکم)) (بلوغ المرام)

''ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور معاذ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کو کہا جو، گیہوں، واکھ وخشک انگور، کھجور کے سوا کسی اور شے سے زکوٰۃ نہ لو۔''

اس حدیث سے بعض نے استدلال کیا ہے، کہ سب جنسوں میں عشر نہیں، بلکہ صرف ان چار میں ہے، صاحب سبل السلام کا بھی یہی خیال ہے، مگر یہ ان کی غلطی ہے، کیونکہ ابن ماجہ میں ذرہ کا بھی ذکر ہے، جس کے معنی مکی اور جوار کے ہیں، اگرچہ یہ حدیث ضعیف ہے، جیسے سبل السلام میں حافظ ابن حجر سے نقل کیا ہے، لیکن اس کے بعد سبل السلام میں کہا ہے:

((وفی الباب مراسیل فیها ذکر الذرة قال البیهقی انه یقوی بعضها بعضاً))

''یعنی اس بارے میں کوئی مرسل روایتیں ہیں، جن میں ذرہ کا ذکر ہے، بیہقی کہتے ہیں، یہ ایک دوسری کو تقویت دیتی ہیں۔''

صاحب سبل السلام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ پر اعتراض کرتے ہوئے کہتے ہیں، اگرچہ یہ روایتیں آپس میں ایک دوسری کو تقویت دیتی ہیں، لیکن جس میں چار اشیاء کا ذکر ہے، اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ مگر صاحب سبل السلام کا یہ کہنا بھی ٹھیک نہیں۔ کیونکہ ذرہ والی روایتوں کے علاوہ بھی کئی روایتیں آئی ہیں، جن سے ثابت ہوتا ہے کہ چار اشیاء میں حصر نہیں، بلوغ المرام میں ہے:

((والدار قطنی عن معاذ قال فاما القضاء والبطیخ والرمان والقصب فقد عفا عنه رسول اللہ ﷺ واسناده ضعیف))

''معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ککڑی، تربور، انار، گنا کا عشر رسول اللہ ﷺ نے معاف کر دیا ہے، اور اسناد اس کی ضعیف ہیں۔''

ایک حدیث میں ہے: ((لَيْسَ فِي الْخَضْرَوَاتِ صَدَقَةٌ)) ''یعنی سبزیوں میں عشر نہیں۔'' اس حدیث کو دار قطنی، حاکم، اثرم، ترمذی، ابن عدی نے مختلف سندوں سے روایت کیا ہے،

امام شوکانی درار ی المضیہ میں اور ن ﷺ اب صدیق حسن صاحب روضۃ الندایہ میں لکھتے ہیں:

((وفی طرق حدیث الخضروات مقال لکنه روی من طرق کثیرة یلشد بعضها لبعض فینتهض به للاحتیاج)) (ص ۱۱۹ ج ۱)

''یعنی سبزیوں کی حدیث میں اگرچہ گفتگو ہے لیکن ان کی سندیں بہت ہیں، سب مل کر استدلال کے لائق ہو جاتی ہیں، سبل السلام میں ہے :

((وقد ثبت عن علی و عمر موقوفاً وله الرفع))

''یعنی سبزیوں کی حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے موقوف (ان کا قول) روایت کی گئی ہے، لیکن حکم اس کا مرفوع (رسول اللہ ﷺ کے ارشاد) کا ہے، (کیونکہ اس میں قیاس اجتہاد کو دخل نہیں۔)''

معاذ رضی اللہ عنہ کا کہنا کہ ککڑی، تربوز، انار گنے میں رسول اللہ ﷺ نے عشر معاف کر دیا ہے، اور سبزیوں کی حدیث اور ابن ماجہ کی حدیث جس میں مکی اور جوار کا ذر ہے، ان سب سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ معاذ رضی اللہ عنہ اور ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں عشر کو چار میں بند کر دینے سے مقصود سبزیوں کی نفی ہے، جن کا نہ پیمانہ ہوتا ہے، نہ ذخیرہ، چونکہ یمن میں سبزیوں کے علاوہ زیادہ تر یہ چار ہی تھیں، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے کسی وقت انہی چار میں حصر کر دیا ہو، تو اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ ان کے علاوہ کسی اور جنس میں عشر نہیں، دیکھئے ابو داؤد میں ابیض بن حمال کی حدیث ہے۔

((انه كَلَّمَ رسول اللّٰه ﷺ فی الصدقة حين وفد عليه فقال يا اَخَا سَبَا لَابُدّ۔ من صدقة فقال انما زرعنا القطن يا رسول اللّٰه وقد تَبَدَّدَتْ سباً ولم يبق منهم الا قليل بمارب فصالح نبی اللّٰه ﷺ علیٰ سبعين حلة من قيمة دفا بذ المعافو كل سنة عمن لقی من سبا مارب فلم يذالوا يؤدو نها حتی قبض رسول اللّٰه ﷺ وان العمال انتقضوا عليهم بعد قبض رسول اللّٰه ﷺ فيما صالح ابيض بن حمال رسول اللّٰه فی الحلل السبعين فرد ذلك ابو بكر رضی اللّٰه عنه علیٰ ما وضعه رسول اللّٰه ﷺ حتی مات ابو بكر رضی اللّٰه عنه فلما مات ابو بكر انتقض ذالك وصارت علی الصدقة)) (ابو داؤد فی حكم ارض اليمن ج ۲ ص ۴۲۹)

''ابیض بن حمال قاصد ہو کر آئے تو رسول اللہ ﷺ سے عشر کی بابت بات کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : عشر ضروری ہے، ابیض بن حمال نے کہا یا رسول اللہ! ہماری زراعت صرف کپاس ہے، ہماری سبا قوم منتشر ہو گئی ہے، تھوڑے سے لوگ مقام مارب میں باقی رہ گئے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں سے معافر قسم کے کپڑے کی قیمت کے ستر جوڑوں پر صلح کر لی، کہ کپاس کے عشر کے عوض یہ ادا کر دیا کرو، پس ہمیشہ یہ ادا کرتے رہے، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ فوت ہو گئے، آپ کی وفات کے بعد عاملوں نے یہ صلح توڑ کر کپاس کا عشر لینا شروع کر دیا، پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی صلح کے موافق کر دیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد پھر ٹوٹ کر کپاس کا عشر ہو گیا۔''

اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جو چیز ذکرہ ہو سکے، اس سے عشر دینا پڑے گا، راجح مذہب یہی ہے۔ (عبد اللہ امرتسری) (تنظیم اہل حدیث یکم رجب المرجب ۱۳۷۹ھ شمارہ ۲۰ جلد ۱۲)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاوی علمائے حدیث]

جلد 7 ص 129

محدث فتویٰ